۲۲

مومن کیلئے سب سے اہم چیز دل کی پاکیزگی ہے

(فرمودہ ۹۔ اگست ۱۹۲۹ء بمقام پہلگام۔ کشمیر)

تشہّد، تعوّذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:

ہمیں تجربہ سے اور انسان کی بناوٹ اور خلق سے معلوم ہوتا ہے کہ سب سے مؤثر چیز اس کا دل ہے۔ ظاہری اعمال اور افعال جو ہیں وہ بے شک دوسرے انسانوں کی نگاہ میں بہت بڑی حقیقت اور اثر رکھتے ہیں، دوسروں کیلئے نیک نمونہ اور نیک تحریک پیدا کرنے کا ذریعہ بن سکتے ہیں مگر انسان کے اپنے نزدیک اعمال کا وہ درجہ نہیں جو دل کی پاکیزگی اور طہارت کا ہے۔ اس میں کوئی شبہ نہیں کہ جو انسان دل کی پاکیزگی میں ترقی کرتا ہے اس کے نزدیک ظاہری عبادت اتنی اہمیت نہیں رکھتی جتنا دل کی پاکیزگی رکھتی ہے لیکن اگر وہ ظاہری عبادت نہیں کرے گا تو اس کے بیوی بچوں کو اور دوسرے لوگوں کو معلوم نہ ہو سکے گا کہ اس کا خدا تعالیٰ سے کوئی تعلق ہے اور نہ اس کے نمونہ سے وہ کوئی فائدہ اُٹھا سکیں گے کیونکہ دوسروں کو کسی کا دل نظر نہیں آتا بلکہ وہ ظاہری اعمال دیکھ سکتے ہیں اور جب کوئی کسی کے ظاہری اعمال دیکھتا ہے تو وہ سمجھتا ہے کہ اس کا خدا تعالیٰ سے تعلق ہے اور اس کی نقل کرنے کی طرف متوجہ ہوتا ہے۔ یہ بات انسان کی فطرت میں رکھی گئی ہے کہ جسے وہ اچھا سمجھتا ہے اس کے افعال اور اعمال کی نقل کرتا ہے یہی وجہ ہے کہ محکوم قومیں حاکم قوم کی نقلیں کرنے لگ جاتی ہیں۔ اب ہندوستان کے حاکم انگریز ہیں۔ ہندوستانی لباس میں، کھانے میں، گفتگو میں، ان کی نقل کرتے ہیں اور جو مال و دولت رکھتے ہیں وہ ان ہی کی طرح مکانات بنواتے ہیں۔ اس کی وجہ محض یہ ہے کہ انگریز حاکم ہیں اور محکوم ان کو اپنے سے اعلیٰ

سمجھ کر ان کی نقل کرتے ہیں۔ اسی طرح جب گھر کا بڑا آدمی یا استاد یا معلّم یا واعظ یا پیر ظاہری طور پر خدا تعالیٰ کی عبادت کرتا ہے تو اس سے تعلق رکھنے والے اس کی نقل کرتے ہیں۔ اسی طرح ظاہری عبادت یہ اثر رکھتی ہے کہ نیکی دوسروں تک پھیلتی ہے اور دوسروں کو بھی دل کی پاکیزگی پیدا کرنے کی طرف توجہ دلاتی ہے۔ دل کی پاکیزگی انسان کے اپنے ساتھ تعلق رکھتی ہے دوسروں سے اس کا تعلق نہیں ہوتا اس لئے انسان کے اپنے لحاظ سے اور اس کی پیدائش کی غرض کے لحاظ سے ظاہری عبادت کا اتنا فائدہ نہیں ہوتا جتنا دل کی پاکیزگی سے ہوتا ہے۔ خدا تعالیٰ کا قُرب حاصل کرنے والی، خدا تعالیٰ کا محبوب بنانے والی اور انسان کی پیدائش کی غرض پوری کرنے والی چیز دل کی اصلاح اور دل کی پاکیزگی ہے اسی لئے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مجلس میں جس میں حضرت ابوبکرؓ بیٹھے تھے۔ فرمایا۔ اسے جو فضیلت حاصل ہے وہ ظاہری عبادتوں کے لحاظ سے نہیں بلکہ اُس چیز کی وجہ سے ہے جو اس کے دل میں ہے۔[1] پس ہوسکتا ہے ایک شخص ظاہری عبادت میں بہت بڑھا ہوا ہو مگر دل کی پاکیزگی اسے حاصل نہ ہو اور ہوسکتا ہے ایک شخص جس کا تعلق خدا تعالیٰ سے بہت زیادہ ہو وہ ظاہری عبادت میں دوسرے سے کم ہو۔ یہی وجہ ہے کہ شریعت نے کچھ فرائض مقرر کئے ہیں اور کچھ نوافل۔ فرائض کی غرض یہ ہے کہ وہ شخص جو خدا تعالیٰ کا قُرب پاچکا ہو وہ بھی ان کی پابندی کرے تا کہ دوسرے لوگ اس کی نقل کریں اور ظاہری عبادت کے ذریعہ باطنی پاکیزگی کی طرف آئیں۔ پس خدا تعالیٰ کے مُقرب اور پاک بندوں کیلئے تو ظاہری عبادت اس لئے ہوتی ہے کہ ان کے اندر کی کیفیت اس طرح باہر آئے اور لوگ اُس کی نقل کریں۔ لیکن دوسروں کیلئے ظاہری عبادت اس لئے ہوتی ہے کہ اس کے ذریعہ سے وہ دل کی پاکیزگی حاصل کرسکیں اور ان کے دل پاک ہوجائیں۔ گویا ظاہری عبادت دونوں کے لئے مقرر ہے لیکن دونوں کی غرض علیحدہ علیحدہ ہے۔ جو خدا تعالیٰ کے نیک اور پاک بندے ہیں ان کے لئے ظاہری عبادت اس لئے مقرر نہیں کہ ان کے دل پاک ہوں یہ درجہ تو انہیں حاصل ہوچکا ہوتا ہے بلکہ اس لئے مقرر ہوتی ہے کہ لوگ انہیں دیکھیں اور ان کی نقل کرکے اپنے دل پاک کریں۔ گویا ان کی عبادت عملی وعظ ہوتا ہے دوسروں کیلئے تا کہ وہ نقل کرتے کرتے اپنے اندر حقیقت پیدا کرلیں اور ظاہری عبادت کے ذریعہ ان میں حقیقت پیدا ہوجائے جیسے رونی صورت بنانے سے رقّت پیدا ہوجاتی ہے اسی طرح ظاہری عبادت کرنے سے اندرونی پاکیزگی

حاصل ہونے لگتی ہے۔ غرض ظاہری عبادت بھی ضروری ہے لیکن اصل چیز دل کی پاکیزگی ہے۔ جب یہ حاصل ہو جائے تو خواہ ایسے انسان کو ظاہری عبادت کا اتنا موقع نہ ملے جتنا کسی دوسرے کو ملتا ہے تاہم وہ بدی کا مقابلہ کر سکتا ہے۔ بُرے اثرات سے اپنے آپ کو بچا سکتا ہے اور تقویٰ وطہارت میں ترقی کر سکتا ہے کیونکہ خدا تعالیٰ اس کی راہنمائی کرتا ہے۔ جہاں دوسرے ظلمت اور تاریکی میں بھٹک رہے ہوتے ہیں وہاں خدا تعالیٰ اسے روشنی دکھاتا ہے۔ پس مومن کو قلب کی صفائی اور پاکیزگی حاصل ہو جاتی ہے اور خدا تعالیٰ کی محبت میں سرشار ہو جاتا ہے۔ اس کا یہ مطلب نہیں کہ وہ صرف زبان سے کہتا ہے اللہ تعالیٰ سے مجھے محبت ہے اللہ تعالیٰ مجھے اچھا لگتا ہے۔ یہ تو الفاظ ہیں اور ہر شخص الفاظ اپنے منہ سے نکال سکتا ہے بلکہ مؤمن کی یہ حالت ہوتی ہے کہ وہ خدا تعالیٰ کی محبت میں گداز ہوتا ہے اس میں رقّت اور نرمی پیدا ہو جاتی ہے اس میں ایک تڑپ اور جوش پایا جاتا ہے۔ جب ایسی حالت پیدا ہو جائے۔ خدا تعالیٰ سے تعلق اور اس کے قرب کی خواہش عشق کے درجہ تک پہنچ چکی ہو اس کا خیال آتے ہی نرمی اور محبت کے جذبات موجزن ہو جائیں تب دل کی پاکیزگی پیدا ہوتی ہے۔ یہی انسان کا اصل مقصود ہے اور اسی کے ذریعہ خدا تعالیٰ کو پا سکتا ہے۔ پس ہر اس شخص کو جو مومن کہلاتا ہو اس درجہ کے حاصل کرنے کی کوشش کرنی چاہئے یعنی دل کی پاکیزگی پیدا کرنی چاہئے ورنہ ظاہری اعمال کچھ حقیقت نہیں رکھتے۔ جو انسان خدا تعالیٰ تک پہنچ جائے اس کے ذاتی لحاظ سے ظاہری عبادت کوئی اہمیت نہیں رکھتی یہ اسوہ اور نمونہ کے طور پر ہوتی ہے اور ضمنی چیز بن جاتی ہے۔ مگر باوجود اس کے انبیاء اور دوسرے پاک لوگ ظاہری عبادت سے بالا نہیں ہو جاتے کیونکہ خدا تعالیٰ کے احکام میں ماننے کے لحاظ سے کوئی فرق نہیں ہوتا۔ آقا کا ہر حکم بڑا ہوتا ہے اور بندہ کا فرض ہے کہ سب احکام بجا لائے۔ پس ظاہری عبادت کوئی ولی اور نبی نہیں چھوڑ سکتا لیکن نسبتی طور پر باطنی کیفیت کا درجہ جوں جوں بڑھتا جاتا ہے ظاہری اعمال کا گھٹتا جاتا ہے اور جوں جوں کوئی شخص خدا تعالیٰ سے دور ہوتا جاتا ہے اس کے دل کی پاکیزگی کم ہوتی جاتی ہے اور اس کے لئے ظاہری اعمال کا درجہ بڑھتا جاتا ہے۔ اگر یہ اندازہ لگایا جائے کہ ایک شخص نے اپنے جسم کو کتنا عرصہ عبادت میں لگایا اور دل کو کتنا تو معلوم ہوگا کہ پاک لوگوں کی ظاہری عبادت کم ہوگی مگر ان کا دل زیادہ خدا تعالیٰ کی طرف متوجہ رہا ہوگا۔ مثلاً اگر دس منٹ عبادت کی گئی تو عام مسلمان کا دل ایک منٹ خدا تعالیٰ کی طرف لگا ہوگا

لیکن خدا تعالیٰ کا مقرب انسان دس منٹ ہی خدا تعالیٰ کی محبت میں سرشار رہا ہوگا۔غرض روح کی گدازش کے مقابلہ میں جسم کی عبادت کچھ حقیقت نہیں رکھتی اور پاک لوگوں کا دل خدا تعالیٰ کی محبت اور اُلفت میں اس قدر گداز ہوتا ہے کہ گویا اس کے مقابلہ میں جسم نے کچھ کیا ہی نہیں ہوتا۔ یہی وہ درجہ ہے جس کے لئے ہر ایک مؤمن کو کوشش کرنی چاہئے اسی کے لئے رسول کریم ﷺ نے فرمایا ہے کہ انسان کے جسم میں ایک لوتھڑا ہے اگر وہ درست ہو جائے تو سارا جسم درست ہو گیا اور اگر وہ خراب ہو جائے تو سارا جسم خراب ہوگیا۔اَلَاوَھِیَ الْقَلْبُ[۲] سنو! وہ دل ہے۔ پس اصل چیز انسان کے دل کی پاکیزگی ہے دل کی خرابی سے سب کچھ خراب ہو جاتا ہے اور سب چیزیں بے قیمت ہو جاتی ہیں۔ (الفضل ۳،۲۰۲ اگست ۱۹۲۹ء)

ا نزھۃ المجالس مصنّفہ عبدالرحمٰن الصفوری جلد۲ صفحہ ۱۵۳

۲ بخاری کتاب الایمان باب فضل من استبرأ لدینہ